السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبر کاتہ

ہر نفس کو موت کا مزہ چکنا ہے۔ آج میں اس فانی دنیا سے جا رہا ہوں اور کل آپ کی باری ہے، پرسوں کسی اور کی۔ یہ مت سمجھنا کہ میرے مرنے کے بعد میرے حقوق ختم ہو گئے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد بھی میرے چار حقوق آپ کی طرف باقی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان کو ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ یہ میری آپ سے آخری اپیل ہے۔ وہ چار حقوق یہ ہیں:

سب سے پہلا حق یہ ہے کہ میرا کفن دفن کیا جائے۔

دوسرا حق یہ ہے کہ میرے اوپر جو قرض ہے اس کی ادائیگی کی جائے۔

تیسرا حق یہ ہے کہ میری لکھی ہوئی وصیت کو پورا کیا جائے گا۔

اور چوتھا حق یہ ہے کہ میرے وارثوں میں میرے ترکے کی تقسیم کی جائے گی۔

اس فانی دنیا سے کوچ کرنے کے بعد میری پہلی منزل قبر ہے اور دوسری منزل حشر ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ قبر میں اور حشر میں کیا ہوگا؟ ہاں اپنی زندگی میں میں نے سنا ضرور تھا کہ قبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے، ان لوگوں کے لیے

میری میراث

میری میراث

میرے وارثوں میں تقسیم ہوگی
پر اس سے پہلے، میری تدفین، میرا دین
میری وصیعت کی تکمیل ہوگی
میرے ترکے میں سب کو حصہ ملے گا
نصب ہو، عقد ہو، یا ہو قرابت
ماں، باپ، اولاد، بی بی، شوہر ہو
عورت یا مرد، گر ہو کلالہ
بھائی، بہن کو بھی حصہ ملے گا
وراثت کا علم سیکھو، سکھاؤ
حق داروں کو ان کا حق بھی دلاؤ،
یہ فرض ہے
جیسے روزہ، نماز، حج اور زکوۃ
گر کاٹی کسی نے میراث کسی کی
بدلے میں اس کو جہنم ملے گی
گر حق کی وراثت ادا کر دیا
ہمیشہ کی اس کو ملے گی جنت

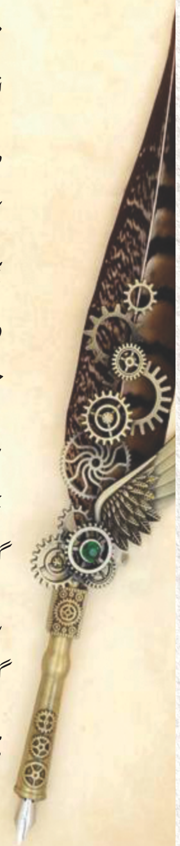

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبر کاتہ

اسلامک انہیرٹنس ریسرچ سینٹر

ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلائی دہلی۔25
رابطہ نمبر: +91-9871481152
connectiirc@gmail.com
iirc.org.in

visit: iirc.org.in

Scan to Live Class

حق دار کے حصے اللہ تعالی نے قرآن میں مقرر کر دیے ہیں۔

میرا چوتھا اور آخری حق یہ ہے کہ میرے وارثوں میں میری میراث کی تقسیم کی جائے، لیکن اس کے لیے ضروری یہ ہے کہ میری پوری مالیت کی رقم میں سے تین اخراجات نکالے جائیں، جو کفن دفن پر خرچ ہوئے، جو قرض کی ادائیگی پر خرچ ہوئے اور جو وصیت کی تکمیل ہونے میں خرچ ہوئے، اس کے بعد اب جو رقم بچے گی صرف اسی میں سے میرے وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔

کس کو کتنا حصہ ملے گا؟ اللہ تبارک و تعالی نے ہر ایک کے حصوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جنگ احد کے موقع پر جب حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو ان کی بیوہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا: یہ سعدؓ کی دو بیٹیاں ہیں۔ وہ آپ کے ساتھ جنگ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان کا سارا مال سعدؓ کے بھائی یعنی ان لڑکیوں کے پچا لے گئے -اب ان سے شادی کون کرے گا؟ کچھ فیصلہ فرمائیے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا، "اللہ ہی اس کا فیصلہ کرے گا"۔ جب آیت میراث یعنی سورہ نساء کی آیت نازل ہوئیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت سعدؓ بن ربیع کے بھائی کو پیغام پہنچایا کہ آٹھواں حصہ سعدؓ کی ملکیت میں سے اس کی بیوی کو دے دو۔ دو تہائی اس کی بیٹیوں کو دے دو اور جو بچے وہ تمہارا ہے۔ یہ میراث کا پہلا مسئلہ تھا، جو اللہ کے رسول ﷺ نے حل فرمایا۔ اب ہمارے سامنے کوئی عذر نہیں ہے کیوں کہ اللہ کا قانون بھی موجود ہے اور اس کے نبی ﷺ کی سنت بھی۔

تقسیم میراث پر مفت کلاسز

وقت : 9:30 سے 10:30 رات دن : صرف جمعہ

Zoom ID : 923 659 2939 Password : 1234

جنھوں نے اپنی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں گزاری ہوگی اور یہی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہوگی۔ میرا اعمال نامہ بند ہو چکا ہے۔ اپنے ساتھ میں اپنا اعمال نامہ لے کر جا رہا ہوں، جو حشر کے میدان میں کھولا جائے گا۔ رب الکائنات کی عدالت لگے گی۔ ہر ایک لمحے کا حساب دینا ہوگا۔ میرا وقت ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے پاس ابھی وقت باقی ہے۔ آپ اپنی غلطیوں کی تلافی کر سکتے ہیں، اللہ سے رو رو کر گڑگڑا کر معافی مانگ سکتے ہیں، لیکن میں آپ کے سامنے ایسی حالت میں پڑا ہوں کہ نہ میں کسی سے بات کر سکتا ہوں نہ کسی کو دیکھ سکتا ہوں، نہ کسی کو سن سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تمھیں بصیرت دی ہے، سماعت دی ہے، دماغ دیا ہے، دل دیا ہے، سوچو! اور غور کرو، ایک دن میری جگہ آپ بھی اسی طرح سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے پڑے ہوں گے اور امام صاحب اعلان کریں گے کہ جنازہ تیار ہے، سنت اور نوافل کے بعد جنازے کی نماز پڑھی جائے گی۔ کوئی تمھارا نام لینا بھی پسند نہیں کرے گا۔ صرف آپ کا نام میت ہو جائے گا۔ نہ اونچا نسب رہے گا، نہ خاندان رہے گا، نہ خوب صورتی رہے گی۔ اب بھی وقت ہے، اپنے اللہ کو راضی کر لو۔

تو میں کہہ رہا تھا کہ میرے اعمال نامے کے مطابق میرا فیصلہ سنایا جائے گا۔ حشر کے میدان سے دو راستے نکلتے ہیں، ایک راستہ جنت کی طرف جاتا ہے اور دوسرا راستہ جہنم کی طرف۔ تیسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں سنا تھا کہ حشر کے میدان میں ایک فائل ہوگی۔ اس کے تین حصے ہوں گے۔ پہلے حصے کو کھولا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ جو شخص کٹگھڑے میں اللہ کی عدالت میں کھڑا ہے کیا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتا ہے؟ اگر نہیں تو اس کا حساب ختم ہو جائے گا اور اس کو سیدھا جہنم رسید کر دیا جائے گا۔ اگر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتا ہوگا تو اس فائل کا دوسرا حصہ کھولا جائے گا، جس

میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے فرمان پر کتنا عمل کیا ہے؟ اس کا ریکارڈ ہوگا۔ حقوق اللہ میں اگر کوئی کمی بیشی ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے معاف کر دے گا۔ بہر حال جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوگا اور اس نے حقوق اللہ بھی ادا کیے ہوں گے اس کی فائل کے دو حصے دیکھنے کے بعد اس کا تیسرا حصہ کھولا جائے گا، جو حقوق العباد سے متعلق ہوگا۔ اگر کسی نے دنیا میں کسی کا مال مارا ہے، کسی کی زمین ہڑپی ہے، کسی نے کسی کو گالی دی ہے، کسی نے وراثت کی تقسیم نہیں کی ہے، یا اس میں اڑچنے پیدا کی ہیں تو قران کریم میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ نساء میں ایسے لوگوں کے لیے وعید سنائی ہے جو یتیموں کا مال ناحق طریقے سے کھاتے ہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑیں گے۔ اسی سورہ نساء کی آیت نمبر ۱۴ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جن لوگوں نے اللہ کے حدود کو توڑ دیا، ان کا ٹھکانہ ہمیشہ جہنم ہوگا۔ اب بھی وقت ہے، غور کریں دیکھیں، کہیں جانے انجانے میں حقوق العباد میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی ہے۔ اپنی راتوں کی نیندیں قربان کریں، تہجد میں اٹھیں معافی مانگیں، گڑگڑائیں، وہ غفور رحیم ہے، معاف کرنے والا ہے۔ لوگوں کے جو حقوق آپ پر عائد ہوتے ہیں ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں، معافی تلافی کریں، مرنے سے پہلے لوگوں کے جو مال غصب کیے ہیں ان کو لوٹا دیں۔ کوئی نہیں جانتا، کون کب، کہاں اور کس حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوگا۔ اس سے معافی مانگنے کی مہلت بھی ملے گی یا نہیں۔

بہر حال آپ کو میرے چار حقوق ادا کرنے ہیں۔ میرا پہلا حق، میرا کفن دفن ہے۔ میری موت سے لے کر قبر کی آغوش تک جو بھی اخراجات ہوں گے، چاہے وہ میرے کفن کا کپڑا خریدنے میں ہو، مجھے نہلانے میں ہو، میری قبر کھودنے میں ہو اور مجھے قبرستان تک پہنچانے میں ہو، ہسپتال سے قبرستان تک یا گھر سے قبرستان تک، جتنے بھی اخراجات ہوں گے ان کو نوٹ کر لیا جائے، چوں کہ اس کی ضرورت

آپ کو پڑے گی جب آپ میراث کی تقسیم میرے وارثوں میں کریں گے۔

میرا دوسرا حق یہ ہے کہ میرے قرض کی ادائیگی کی جائے۔ ہو سکتا ہے، میرے اوپر کسی کا قرض باقی ہو، میں بھول گیا ہوں، میرے گھر والوں سے پتہ کیجیے، میرے دوستوں سے پتہ کیجئے اور جس کا جو قرض ہے وہ میری چھوڑی ہوئی ملکیت میں سے ادا کر دیجئے، کیوں کہ قرض ایک ایسی چیز ہے کہ جب اللہ کے رسول ﷺ کے پاس کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ فرماتے کہ اس کے اوپر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ اگر قرض ہوتا تو آپ نماز نہ پڑھاتے۔ اگر کوئی صحابی رضی اللہ عنہ کہتے کہ ہم ادا کر دیں گے، تب آپ ﷺ تاکیداً پوچھتے: کیا پورا پورا ادا کر دو گے؟ جب جواب ملتا ہاں تو اللہ کے رسول ﷺ جنازے کی نماز پڑھاتے۔ میں نے اپنی زندگی میں سنا تھا کہ شہید کے اوپر بھی قرض ہو تو اس کی ادائی گی ضروری ہے۔ میرے اوپر قرضوں کی رقم کو نوٹ کر لیجئے، کیوں کہ میرے وارثوں میں میراث کی تقسیم سے پہلے یہ رقم بھی لوٹانا ضروری ہے چوں کہ یہ دوسروں کا حق ہے۔

میرا تیسرا حق یہ ہے کہ میری وصیت کی تکمیل کی جائے۔ لیکن اس سے پہلے، میری پوری چھوڑی ہوئی ملکیت کی رقم معلوم کر لیجئے۔ اس میں سے میرے کفن دفن پر جو خرچ ہوا ہے اس کو گھٹا دیا جائے۔ وہ رقم بھی گھٹا دی جائے جو میرے اوپر قرض ہے۔ باقی بچی ہوئی رقم میں سے میری کی ہوئی وصیت نافذ ہوگی۔

اگر میری وصیت ایک تہائی سے زیادہ ہوئی تو اس کو اسلامی میراث کے قانون کے مطابق کم کیا جائے گا اور وصیت کی رقم کو ان کے حوالے کر دیا جائے گا جن کے لیے وصیت کی گئی تھی۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ وصیت وارثوں کے حق میں نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے میں نے وصیت وارثوں کے لیے نہیں کی ہے۔ وارثوں کے لیے وصیت اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ النساء کی آیت نمبر ۷، ۱۱، ۱۲ اور ۱۷۶ میں کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فریضۃ من اللہ کہا ہے۔ ہر